اعلیٰ حضرت کا علمِ ہیئت و توقیت میں کمال

اعلیٰ حضرت نے ۱۳ رسال ۱۰ رماہ کی عمر میں کتب درسیہ مروجہ سے فاتحہ فراغ حاصل فرمایا۔ اس عمر میں انسان کی جیسی عقل ہوتی ہے، جیسی محنت عام طلبہ کرتے ہیں، خصوصاً ایک رئیس کبیر کے صاحبزادے سے جس محنت کی توقع کی جاسکتی ہے، اس کے مقابلہ میں حضور کی لیاقت، فنی قابلیت جو دیکھی جاتی ہے تو سوا اس کے کہ اس کا اقرار کیا جائے کہ اعلیٰ حضرت کا علم کسبی نہ تھا، بلکہ محض وہبی، لدنی (تھا) اور کوئی چارۂ کار نہیں اور یہ صرف میرا خیال نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت کا بھی میرے گمان میں یہی عقیدہ تھا۔ اس لیے حضور نے اپنے فتاویٰ شریف کا نام **العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ** رکھا تھا۔ **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم** اسی لیے نہ صرف فقہ اور دینیات بلکہ جس فن کی طرف توجہ فرمائی اپنے شعر کو سچ کر دکھایا اور حقائق اور دقائق کے دریا بہا دیئے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو، سکے بٹھادیئے ہیں

علم ہیئت میں اعلیٰ حضرت نے شرح چغمینی حضرت مولانا عبدالعلی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رامپوری سے پڑھی۔ لیکن اس فن میں ایسا کمال پیدا فرمایا کہ تصریح شرح چغمینی پر حاشیہ لکھا۔ اس کے مغلق مقامات کو حل فرمایا پھر اعلیٰ حضرت کا کسی کتاب پر حاشیہ لکھنا علمائے معاصرین کی طرح نہ تھا کہ کچھ ادھر سے کچھ ادھر سے نقل کیا اور کسی ایک کتاب پر چسپاں کر دیا بقول شخصے۔

www.AlahazratNetwork.org

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

بلکہ جو کچھ تحریر فرماتے، اپنے علم اور فیضان الٰہی سے، علم ہیئات کو اگر دیکھا جائے، تو سوا چند اصطلاحات جاننے کے فقط اس سے کوئی کار آمد نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس لیے اعلیٰ حضرت نے ہیئات کے ساتھ علم توقیت اور نجوم کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ اگرچہ نجوم کی طرف توجہ محض فنی واقفیت اور علمی حیثیت سے زیادہ کبھی اس کو اہمیت نہ دی۔ پھر بھی جب کبھی نجوم کی طرف توجہ فرمائی تو مشاہیر فن کو اعلیٰ حضرت کی بات ماننی پڑی۔

ایک مرتبہ مولوی غلام حسین صاحب یعنی مولوی محمد حسین صاحب بریلوی موجد طلسمی پریس کے والد ماجد تشریف لائے، جو علم نجوم میں کامل اور اس فن کے ماہر تھے اور فرمایا...... مولوی! (صاحب) سنتے ہو؛ لاہور فتح، دہلی پر دھمک،

اعلیٰ حضرت نے فرمایا! یہ کیسے؟

انہوں نے ایک زائچہ پیش کیا، جو تیار کر کے لائے تھے، اس کو اعلیٰ حضرت کے سامنے رکھ دیا،

حضرت نے اس کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا! یہ نہ ہوگا، بلکہ اس کا حاصل فقط تبدیل سلطنت ہے،

انہوں نے کہا؛ ہاں! یہی ہوگا، جو میں نے حکم لگایا ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا! مجھے اس سے اتفاق نہیں، اس کا اثر میرے خیال میں نہیں۔

یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے اور تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد مکان تشریف لے گئے، پھر کئی مہینہ کے بعد وہ تشریف لائے۔

اعلیٰ حضرت نے دریافت فرمایا! کہیے حضرت! کہاں لاہور فتح اور دہلی پر دھمک ہوئی؟

انہوں نے کہا؛ آپ کا حکم لگانا بھی تو غلط ہوا، کہاں تبدیل سلطنت ہوئی؟

ارشاد فرمایا! سلطنت تو بدل گئی، پہلے ملکہ وکٹوریہ کی سلطنت تھی یعنی ولیم کے خاندان میں اور آج کل ایڈورڈ ہفتم بادشاہ ہیں، ان کا خاندان دوسرا ہے۔ ددھیال سے خاندان لیا جاتا ہے، نہ ننھیال

www.AlahazratNetwork.org

سے۔شرعاً نسب کا اعتبار باپ کی طرف سے ہوتا ہے، نہ ماں کی جانب سے۔

تب مولوی غلام حسین صاحب خاموش ہو گئے۔

ایک اور واقعہ انہیں کا ہے۔ایک دن تشریف لائے تو اعلیٰ حضرت نے دریافت فرمایا؛ فرمائیے! بارش کا کیا اندازہ ہے، کب تک ہوگی؟

انہوں نے ستارہ کی وضع سے زائچہ بنایا، اور فرمایا! اس مہینہ میں پانی نہیں ہے، آئندہ ماہ میں ہوگا۔ یہ کہہ کر وہ زائچہ اعلیٰ حضرت کی طرف بڑھا دیا۔

اعلیٰ حضرت نے دیکھ کر فرمایا! اللہ کو سب قدرت ہے، چاہے تو آج بارش ہو،

انہوں نے کہا! یہ کیسے ہوسکتا ہے، آپ ستاروں کی وضع کو نہیں دیکھتے؟

حضرت نے فرمایا! میں سب دیکھ رہا ہوں، اور اس کے ساتھ ساتھ ستاروں کے واضع اور اس کی قدرت کو بھی دیکھ رہا ہوں۔(پھر اس مشکل مسئلہ کو کس قدر آسان طریقہ پر سمجھا دیا) سامنے کلاک لگی ہوئی تھی، اعلیٰ حضرت نے ان سے پوچھا......وقت کیا ہے؟

بولے! سوا گیارہ بجے ہیں۔ فرمایا! ۱۲ر بجنے میں کتنی دیر ہے؟ فرمایا! پون گھنٹہ

حضرت نے فرمایا! اس سے قبل؟ کہا! نہیں، ٹھیک پون گھنٹہ

اعلیٰ حضرت اٹھے اور بڑی سوئی گھما دیا۔فوراً ٹن ٹن بارہ بجنے لگے، حضرت نے فرمایا! آپ نے فرمایا تھا، ٹھیک پون گھنٹا بارہ بجنے میں ہے۔بولے! آپ نے اس کی سوئی کھسکا دی، ورنہ اپنی رفتار سے پون گھنٹے ہی بعد ۱۲ر بجتے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا! اسی طرح رب العزۃ جل جلالہ قادر مطلق ہے کہ جس ستارے کو جس وقت جہاں چاہے، پہنچا دے۔وہ چاہے تو ایک مہینہ، ایک ہفتہ، ایک دن کیا؟ ابھی بارش ہونے لگے۔ اتنا زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ چاروں طرف گنگھور گھٹا آ گئی اور پانی برسنے لگا۔

☆☆☆

www.AlahazratNetwork.org